رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ 	THE ALFAZL QADIAN 	رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۶۹ | مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ قبولیت تحفہ ص ۱
حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر لاہور ص ۲
ہندو مسلمانوں کا اتحاد ص ۳
حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر ستورات کے جلسہ میں ص ۴
خطبہ جمعہ (ایمان بر خدا اور مخلوق کی گواہی) ص ۶
نامہ لنڈن ۔ مفتی صاحب کا خط ص ۹
اشتہارات ص ۱۰
خبریں ص ۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مع خدام ۲ مارچ صبح کے دس بجے کے قریب دارالامان میں واپس تشریف لے آئے۔ سڑک کے موڑ پر احباب قادیان نے حضور کا استقبال کیا۔

چونکہ جلسہ کے بعد متواتر کام کی وجہ سے حضرت امام کی طبیعت کمزور ہو گئی ہے۔ اسلئے حضور کل (۴ مارچ) بغرض تبدیل آب و ہوا دریا کے کنارے تشریف لیگئے ہیں۔

۷ مارچ کو طلباء انٹرنس اپنے سالانہ امتحان کے لیئے جانے والے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔ آمین۔

قبولیت تحفہ

نمبر ۹۳۸ پی 	پرنس آف ویلز کیمپ ہند

منجانب چیف سکرٹری ہز رائل ہائنس شہزادہ ویلز
بخدمت ذوالفقار علی خان ایڈیشنل سکرٹری جماعت احمدیہ
قادیان پنجاب ۔ مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

جناب من! حسب الحکم ہز رائل ہائنس شہزادہ ویلز میں ممبران جماعت احمدیہ کے اس خیر مقدم کے ایڈریس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو گورنمنٹ پنجاب کی وساطت سے حضور شہزادہ ویلز کو پہنچا ہے۔ ہز رائل ہائنس شہزادہ ویلز نے شوق و دلچسپی کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کی ابتدا اور تاریخ کے حالات کا آپ کے ایڈریس میں مطالعہ کیا ہے۔ اور حضور شہزادہ ویلز اسوقت کا انتظار کر رہے ہیں جب وہ اس نہایت خوبصورت کتاب میں جو کہ ممبران جماعت احمدیہ کے چندہ سے بطور تحفہ پیش کی گئی ہے سلسلہ کی تفصیلی تاریخ کا مطالعہ فرمائینگے۔ ہز رائل ہائنس نہایت گرمجوشی کے ساتھ اس وفادارانہ جذبہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس نے آپ کے ہزارہا ہم عقیدہ اصحاب کو اس تحفہ کے پیش کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ اور حضور شہزادہ ویلز کی خوشی اس نشان وفاداری کے قبول کرنے میں اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ آپ کو ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہے۔ کہ جنگ عظیم کے دوران میں اور نیز اس کے بعد آنے والے سخت ایام میں جماعت احمدیہ نے تاج سلطنت برطانیہ کی وفاداری میں غیر متزلزل ثبات دکھایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے حضور شہزادہ ویلز کی طرف سے حکم ملا ہے۔ کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ نظر بایں حالات جماعت احمدیہ کو حضور شہزادہ ویلز کے التفات محبت آمیز کا ہمیشہ پورا یقین رکھنا چاہیئے۔

میں ہوں جناب کا نیاز مند خادم
جی۔ ایف۔ ڈی۔ مانٹ مورنسی
چیف سکرٹری ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز

الارشاد

(از خامہ مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ)

۲۲ء

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۹ر فروری کے پرچہ الفضل میں جو اعلان دفتر تالیف و اشاعت کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ دوسرے کتب فروشوں سے حکماً کتب خریدنے سے روکا گیا ہے۔ وہ جماعت کے افراد ہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور مدد کے مستحق ہیں۔ میں اس امر کو بالکل ناپسند کرتا ہوں کہ ہمارے کتب فروش صرف پیسہ بٹورنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب کے ٹکڑے نکال نکال کر فروخت کریں بلکہ چاہتا ہوں کہ مستقل اور مفید کتب شائع کریں۔ مگر ساتھ ہی میں اس امر کو بھی سخت ناپسند کرتا ہوں کہ ان کی جائز کوششوں کے راستہ میں روکیں ڈالی جائیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ جس دوکاندار کے پاس سے اچھی چیز پاتے ہیں یا جس سے خریدنے میں ان کو سہولت ہے۔ اس سے خریدیں۔ بک ڈپو کو چاہیئے۔ کہ اپنے کام کی عمدگی حسن سلوک اور قیمتوں کی ارزانی کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو کھینچے۔ نہ کہ اپنی اس حیثیت سے فائدہ اٹھا کر جو اسے نظارت تالیف و اشاعت سے تعلق رکھنے کے باعث حاصل ہے۔ اپنی خریداری کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اس امر میں کسی حکم سے مقید نہیں ہیں۔ اور نہ الخواص امر میں مقید کرنا مجھے پسند ہے وہ دیکھیں کہ مفید اور ارزاں چیز ان کو کہاں سے ملتی ہے۔ اور پھر جہاں سے فائدہ دیکھیں۔ وہاں سے خرید لیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد۔ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر لاہور

چٹھی نمبر ۵

پہلے تو میں احباب کو یہ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ پنجاب نے شہزادہ ویلز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا پیش کردہ تحفہ پیش کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ شہزادہ والا تبار کو اس تحفہ کے حقیقی طور پر قبول کرنے کی توفیق دے آمین

۲۷ر فروری بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح پولو دیکھنے کے لئے ریس گراونڈ میں تشریف لے گئے مغرب کے وقت حضور واپس تشریف لے آئے۔ نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ اسوقت احمدیہ ہاسٹل کا انجمن کا اجلاس تھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر بعنوان "سپرچوئل ریجنریشن" (نشاۃ الثانیہ روحانیہ) تھا۔ حاضرین کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ تھی۔ جنمیں غیر احمدی اور غیر مذاہب کے تعلیم یافتہ معززین اور شرفاء کا بھی خاصہ اجتماع تھا۔ سات بجکر پچیس منٹ پر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور صدر تھے۔ جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح سے تقریر فرمانے کی درخواست کرتے ہوئے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں حاضرین سے خاموشی اور توجہ سے تقریر سننے کی درخواست تھی۔ ساڑھے سات بجے حضرت اقدس کی تقریر شروع ہوئی۔ جس میں حضور نے روح کی دوبارہ زندگی کے متعلق پہلے دوسرے مذاہب کے خیالات پھر ان کی کمزوریاں اور پھر اس کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم کو پیش کر کے لوگوں کو اس طرف متوجہ ہونے اور غور کرنے کی دعوت دی تھی۔ یہ تقریر نہایت مشرح مگر نہایت جامع اور مختصر تھی۔ تقریر کا سلسلہ نو بجکر ۲۵ منٹ پر ختم ہوا دعا کے بعد ایک صاحب نے حضور کی آمد لاہور کے متعلق سوال کیا۔ جس کا حضور نے جواب دیا۔ اسپر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جس کا سلسلہ گھنٹہ سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور اس کے بعد پانچ شخصوں نے بیعت کی۔

(۱) محمد شریف صاحب بھاٹی دروازہ - لاہور
(۲) مستری کرم دین صاحب " " "
(۳) بلندا صاحب - بھوسے - امرتسر
(۴) محمد ابراہیم صاحب - فیروزپور
(۵) عبد اللہ خان صاحب - ساکن بھنبوتی چک گوبندا ہوتو

چٹھی نمبر ۶

۲۸ر فروری کی صبح کو دیال سنگھ کالج لاہور کے بنگالی پرنسپل (جو مذہباً برہمو ہیں) تشریف لائے۔ یہ صاحب برادری کی تقریروں میں بھی تھے۔ اور اسوقت انھوں نے صبح ملاقات کے لئے وقت لیا تھا۔ قریباً تین گھنٹے تک مذہب کے مفہوم اور اسلام کی افضلیت پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے۔ پرنسپل صاحب چونکہ اردو زبان اچھی طرح نہیں بول سکتے تھے۔ اسلئے بعض اوقات آپ اپنا مدعا انگریزی میں ظاہر کرتے تھے۔ اور حضور خلیفۃ المسیح اردو میں تقریر فرماتے تھے۔ اگر کوئی لفظ یا اصطلاح پرنسل صاحب نہیں سمجھ سکتے تھے تو جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب انگریزی میں ان کو بتا دیتے تھے۔

۲۸ر فروری اور یکم مارچ کی شب میں بھی بعض معززین مثلاً منشی خلیل الرحمن صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور اور پروفیسر سید عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر صاحب غلام عباس خان صاحب ایم اے وغیرہ تشریف لائے۔ رات کے ساڑھے بارہ بجے تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی ٭ یکم مارچ۔ ۱۔ مولوی غلام رسول صاحب ساکن طالب پور ضلع گورداسپور اور ۲۔ مخدوم مسعود احمد متعلم گورنمنٹ کالج لاہور (ساکن پنڈ دادنخان) اور ۳۔ کریم بخش صاحب ساکن جھنگ نے بیعت کی۔

اس سفر میں حضرت خلیفۃ المسیح اور خدام کی مہمانداری کا انتظام جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور نے کیا۔ جناب چودہری صاحب نے تمام احباب کو نہایت آرام پہنچایا۔ اور ہر ممکن خدمت بجا لائے اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے۔ حضرت امام یکم اور ۲ر مارچ کی درمیانی شب کی گاڑی میں لاہور سے واپس ہوئے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۶ مارچ ۱۹۲۲ء

موجودہ ہندو مسلم اتحاد کا انجام

دیر ہوئی ہمیں ایک صاحب نے ایک پولیٹیکل جلسہ کا حال سُنایا تھا۔ جسمیں ایک ہندو لیکچرار پورے زور و شور کے ساتھ ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ کو بیان کر رہا تھا۔ اسی لیکچر کے دوران میں لیکچرار موصوف نے کہا۔ کہ بھائیو ایک حلوائی دودھ میں پانی ڈالکر بیچا کرتا تھا ایک دن دودھ کو پانی نے کہا کہ بھائی میں تیرا احسانمند ہوں کہ تو نے مجھے اپنے ساتھ ملا کر میری قیمت کو دہ چند بڑھا دیا۔ حلوائی پانی ملے دودھ کو کڑاہی میں ڈالکر نیچے آگ جلا دی۔ پانی جل گیا۔ اور دودھ کو اُبال آ گیا۔ قریب تھا کہ دودھ کناروں سے نکلکر بہ جائے۔ اب پانی کے لئے دُودھ کی خدمت کا وقت تھا۔ حلوائی نے پانی اُٹھایا۔ اور دودھ میں چھینٹے دیئے۔ دودھ کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ پس ہم دونوں ایک ہیں۔ اور ہم دونوں کے فوائد بھی ایک ہیں۔ یہ شاندار دلیل سُنکر اہل جلسہ اُچھل پڑے۔ اور اس دلیل کی خوبی پہ عش عش کرنے لگے۔

مگر یہ اور اسی قسم کی اور دلیلیں ان مخفی جذبات کو ظاہر کر دیتی ہیں۔ جو ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق ہیں۔ مقام غور ہے۔ کہ دودھ کی نسبت پانی جو بے ایمان دوکاندار اپنے نفس کے لئے ملاتا ہے۔ مقدار میں کم ہوتا ہے۔ اس مثال میں ہندو لیکچرار نے ہندوؤں کو دُودھ اور مسلمانوں کو پانی قرار دے کر دونوں کی نسبت آبادی کو ظاہر کر دیا حلوائی کی کڑھائی اور اس کی آگ سے مطلب اور مُراد ملک اور موجودہ گورنمنٹ کی مخالفت اور ہندوستان کا پُر از شور شرابہ کرہ ہوائی ہے۔ پانی ملا ہوا دودھ خواہ کتنا ہی جلے۔ اور کڑھائی سے باہر نکل نکل کر پڑے۔ تاہم دودھ کی اصل مقدار میں کوئی کمی نہیں آئیگی۔ اگر کوئی چیز ہوا ہو کر اڑیگی تو وہ پانی ہو گا یا بلفظ دیگر مُسلمان۔ جس طرح دودھ جب خالص ہو جائے۔ تو شیر فروش اس کے نیچے آگ نہیں رہنے دیتا۔ اسی طرح موجودہ ہر ڈبو نگ کے لیڈر اس شور و غل کی آگ کو اسوقت ٹھنڈا کر دینگے جب خالص دودھ یعنی ہندوؤں میں سے پانی یا بلفظ دیگر مُسلمانوں کا وجود نکال ڈالا جائیگا۔ اگر اس وقت مسلمانوں کا وجود رہا بھی تو وہ ایک مستقل اور شاندار قوم کی طرح نہ ہو گا۔ بلکہ محض ایک کھوئی ہوئی اور برباد شدہ قوم کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہو گا۔ اس مضمون کو مختلف صورتوں اور شکلوں میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جس سے ان جذبات کی تصویر کھینچ کر آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ جو ہندو مسلمانوں کے متعلق اپنے قلوب میں رکھتے ہیں۔ مثلاً مسٹر گاندھی کو دیکھئے۔ کہ بمبئی کے فسادات کی تمامتر ذمہ داری مسلمانوں کے سر تھوپتے ہیں۔ اگرچہ واقعات تمام تر اس کے بالکل خلاف نتیجہ پر پہنچاتے ہیں۔ ستم ظریفی دیکھئے۔ کہ آپ نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ ان کو اس شورش کے زمانہ میں مسٹر شوکت علی کی بہت یاد آ رہی تھی۔ کیوں؟ اسلئے کہ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ مُسلمانوں پر بغیر مسٹر شوکت علی کے اپنے خیالات کا اثر نہیں ڈال سکتے۔ حالانکہ اس لئے نہیں۔ بلکہ اس کی غرض یہ تھی کہ وہ بتلائیں کہ انھوں نے جو فسادات بمبئی کی شورش کا بیشتر بار مسلمانان بمبئی کے کندھوں پر ڈالا تھا۔ اس کے لئے ایک وجہ پیدا ہو جائے۔ کہ مسلمانوں کی اس نام نہاد شورش میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

جناب گاندھی کا یہ رویہ کہ مسلمانوں کو ہر ایک بات میں آگے دھر لیا جاتا ہے کیا نہیں بتاتا؟ کہ جناب موصوف کو مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں پچھلے دنوں بنگال کے کسی شخص نے جناب گاندھی کو لکھا کہ اگر سول نافرمانی شروع ہو گئی۔ تو بنگال کے مُسلمان ہندوؤں کو کھا جائینگے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

"اگر شرقی بنگال میں قانون کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو نتیجہ نہایت خوفناک ہو گا۔ کیونکہ وہاں مُسلمانوں کی تعداد ۷۰ فیصدی سے زیادہ ہے اور ان کی اکثریت فساد کی خوگر ہے۔ پس جس وقت ان رگوں میں جوش پیدا ہو گا۔ وہ فوراً ہندوؤں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اور زمینداروں اور اپنے قرضخواہوں کو نقصان پہنچائینگے۔"

نامہ نگار نے درخواست کی ہے کہ:-

"وہ نہایت سوچ سمجھ کر نامتابعت قانون شروع کریں۔"

اس کے جواب میں مسٹر گاندھی فرماتے ہیں:-

"کہ یہ کوئی نئی اطلاع نہیں ہے۔ بمبئی میں بھی ایک اسی طرح کا مرکز ہے۔" (وکیل ۸ر دسمبر)

یہ ہے خیال ہندوؤں کے سواد اعظم کا مسلمانوں کے متعلق۔ اور یہ ہے رائے جناب گاندھی کی مُسلمانوں اور ہندوؤں کے سواد اعظم کی۔ مقام غور ہے۔ کہ ان لوگوں کی طرف سے جن کی خاطر مسلمانوں نے اپنے دینی احکام کو بھی ٹھکرا دیا ہے۔ ان کی نسبت کن پاک خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ ایسے حالات نہیں ہیں۔ جن کی موجودگی میں مُسلمان اپنی آیندہ حالت کی نسبت غور کریں۔ اور سوچیں کہ ان کے یہ مہربان وقت پڑنے پر ان سے کس قسم کا سلوک روا رکھینگے۔ کیا یہ بات گاندھی جی کی شخصیت کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی نہیں۔ کیا ان آرا سے ہندوؤں کی دلی جذبات نمایاں ہو کر نظر نہیں آنے لگتے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مسٹر گاندھی کسی کے خیر خواہ نہیں خیر خواہ ہیں۔ اور ضرور ہیں۔ مگر مسلمانوں کے نہیں ہندوؤں کے ہیں جو ان کے ہمقوم ہیں۔ باوجود اس کے ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مسلمان گاندھی جی کی آواز کی طرف توجہ ہی نہ کریں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ مسٹر گاندھی کی باتوں کو سنیں اور ان پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ ان کی باتوں کی تہ میں کون جذبہ کام کر رہا ہے۔ جب وہ اس بات کو سمجھ لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جان لیں۔ کہ جناب گاندھی کن اثرات اور خواہشات کے ماتحت ہیں۔ اور پھر اس کے متعلق اپنی خداداد عقل سے کام لے کر فیصلہ کریں۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے اگر وہ اس طریق پر کاربند نہیں ہونگے۔ بلکہ اندھا دھند پیچھے چلتے رہینگے۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ یہ لوگ جن کو انہوں نے اپنا امام اور پیشوا بنا رکھا ہے۔ ان کو ہلاکت کے خوفناک اور تیرہ و تار اتھاہ غاروں میں دھکیل دینگے۔

مرزائی کا لفظ ہمارے لئے استعمال نہ کرو

ایک مضمون اہلحدیث کو مخاطب کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا کہ ہمیں مرزائی نہ کہو۔ اہلحدیث نے لکھا کہ میر قاسم علی صاحب نے ایک شعر میں اپنی جماعت کو مرزائی کہا ہے حالانکہ اس شعر کے مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں مرزائی کس رنگ میں استعمال ہوا ہے اگر سخن فہمی کا یہی حال رہا تو کچھ عجب نہیں جو کل حضرت مسیح موعود کو "سخت کافر" کہا جائے۔ اور ثبوت یہ دیا جائے کہ وہ خود اپنی نسبت لکھتے ہیں۔ بجد اسخت کافرم۔

اہلحدیث کے لائق ایڈیٹر کو سمجھانے کے لئے۔ ۱۷ فروری کے اہلحدیث کا پہلا صفحہ پیش ہے :-

"یہ سوالات ہمارے ایک ۔۔۔ کی طرف سے ہندوستان بھر کے وہابیوں کو چیلنج دیکر پیش کئے گئے ہیں"

کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہے کہ آپ اپنے لئے یہ لفظ پسند کرتے ہیں۔ پھر آپ ہی کے کسی ہمخیال کا شعر ہے ؎

وہابی کے معنے ہیں رحمان والے ❊ سمجھتے ہیں کچھ اور شیطان والے

لیڈر سوچ سمجھ کر اختیار کریں

آجکل ہندؤوں کی دیکھا دیکھی ہمارے کلمہ گوؤں نے بھی ہندی کو اپنا رہنما قرار دے لیا ہے۔ حتی کہ جیلخانہ سے بھی یہ برقی پیغام شائع ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ہم نے اپنا ہاتھ مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ انسان اپنا لیڈر و رہنما اُسے بناتا ہے۔ جس کی پیروی میں نجات ہو۔ مگر عجیب بات ہے کہ گاندھی صاحب جو امر بھی اختیار کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ سوائے فساد و خونریزی کے کچھ نہیں نکلتا۔ ستیہ گرہ کا انجام کیا ہوا۔ دہلی میں کشت و خون اور امرتسر میں گولی۔ پھر کالجوں اور سکولوں کے بند کرنے سے کیا بنا۔ اب خدا کا رسول کے مجاہدے کیا رنگ لائے۔ اور سول نافرمانی کی تیاریوں نے کیا بنایا۔ یہی جو کچھ ہم

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر

مستورات کے جلسہ میں

دسمبر ۱۹۲۱ء کے آخری ہفتہ میں ہمارا سالانہ جلسہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے مرکز میں ہوا تھا۔ الفضل نے اس تمام کارروائی کا مفصل ذکر اپنے ناظرین تک پہنچا دیا تھا۔ انہی ایام میں مستورات کے لئے بھی جلسہ کا علیحدہ انتظام مسجد اقصےٰ میں کیا گیا تھا۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اور بہت سے بزرگان کرام نے تقریریں فرمائی تھیں۔ مگر الفضل میں ان تقاریر کا کوئی خلاصہ شایع نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہماری تعلیم یافتہ خواتین محترم نے مستورات کے جلسہ کی کارروائی کو قلمبند کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ ان کا فرض تھا کہ وہ ادھر متوجہ ہوتیں۔ جب وہ اور مضامین لکھتی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ وہ جلسہ کی کارروائی نہ لکھ سکتیں۔ اگرچہ مفصل کارروائی مستورات کے جلسہ کی نہ لکھی گئی۔ نہ شایع نہ ہوئی۔ تاہم مکرم شیخ محمد حسین صاحب بی اے انسپکٹر ڈاکخانہ جات امرتسر کی دختر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کو اپنے الفاظ میں قلم بند کرکے معاً جلسہ کے بعد دفتر ایڈیٹری میں بھیجدیا تھا۔ چونکہ عزیزہ مکرمہ کے لئے یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ اس قسم کی تقریر کو قلمبند کریں۔ اسلئے گو وہ پورے طور پر نہیں لکھ سکیں۔ تاہم بہت حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔ ہم نے اس مضمون کو اسی صورت میں رہنے دیا ہے۔ جسمیں ہمیں موصول ہوا۔ کہیں کہیں معمولی اور ضروری اصلاح کردی ہے۔ اس مضمون کے دیکھنے سے معلوم ہو گا۔ کہ جو شخص بھی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ اسکو کامیاب فرماتا ہے۔ اگر ہماری معزز احمدی بہنیں اس طرف متوجہ ہوں تو وہ اپنی بہنوں کے علمی فائدہ کیلئے بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

دیکھو اللہ تعالےٰ نے بندوں میں بڑے ترقی کے سامان رکھے ہیں۔ جب انسان ترقی کرے۔ تو بہت بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا اس کے اندر سما جاتا ہے۔ اور اس میں خدا کے رنگ دکھائی دینے لگتے ہیں۔ تب خدا اس کی اکثر باتوں کو پوری کرتا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ لوگ خدا کی عبادت کریں۔ تو لوگ اس کی زندگی میں ہی عبادت الٰہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہتا ہے کہ ایک ایسی جماعت ہوجائے۔ جو کہ متقی جماعت ہو۔ تو اس کی زندگی میں وہ جماعت بن جاتی ہے۔ ان ترقیوں کو دیکھتے ہوئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس درجہ تک بندہ پہنچ سکتا ہے۔ تو کوئی خاص بات نہیں ہے۔ کیا ہم بھی اس درجہ تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کے متعلق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بندہ ہوں۔ مجھ میں تم سے زیادتی نہیں۔ جب تم یہ دیکھوگے کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ پر اپنے فضل کئے ہیں۔ تو تم بھی کوشش کرو۔ کہ تم بھی ایسا مرتبہ حاصل کرو۔ مثلاً جب تم کسی کو کوئی عمدہ زیور یا کپڑا وغیرہ پہنے ہوئے دیکھتی ہو۔ تو تم اس کے خریدے بغیر چین نہیں کرتیں۔ اگر یہ معلوم ہوجائے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ پر جو انعامات ہوئے۔ وہ تم بھی لے سکتی ہو۔ اور اگر تم وہ انعامات نہیں لے سکتیں تو دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے۔ پہلی یہ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی خوبی ہی نہیں۔ یا یہ کہ محمد رسول اللہ کو تم اچھا سمجھتی ہو۔ مگر اپنی طاقت اتنی نہیں سمجھتیں کہ وہ فضل تم حاصل کر سکو۔ تب یہ بات نعوذباللہ جھوٹی ہوتی ہے۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی تمہاری طرح سے بندہ ہوں۔ اور خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یعنی کہدے میں تمہارے جیسا ایک بندہ ہوں۔ محمد رسول اللہ علیہ وسلم جو دنیا میں تشریف لائے تھے وہ گویا خدا کے ایک مکمل نمونہ تھے جو خدا نے تعالےٰ کی طرف سے ہماری نمونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے جتنے فعل اور جتنی صفتیں ہیں۔ وہ دکھانے آتے تھے۔ کہ ان صفات کو دیکھ کر لوگوں کو خواہش پیدا ہو۔ اور وہ کوشش کر کے اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔ تو مرد اور عورت یوں ہی پیدا نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود کسی مطلب کے لئے انہیں پیدا کیا ہے۔ وہ مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی مالکیت ظاہر کرے۔ خدا رزاق ہے۔ اس نے رزق اپنے آپ کو تو دینا نہیں۔ اس لئے اس کے دینے کے لئے بندوں کی ضرورت تھی۔ تو اسی طرح خدا رحم کرنیوالا ہے۔ ضروری تھا کہ مظلوم بھی ہوں۔ تاکہ ان پر خدا رحم کرے۔ غرض

ہر ایک شخص خدا کا شیشہ ہے

اللہ تعالیٰ کی جو صفتیں ہیں۔ ان کے ظاہر کرنے کے لئے اس نے بندے پیدا کئے۔ تو ہم میں سے ہر ایک شخص شیشہ ہے۔ جس میں خدائے تعالیٰ اپنا چہرہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں شیشہ بناؤں۔ وہ شیشہ بندے کا دل بنایا۔ اس پر اپنی شکل ڈالی۔ مثلاً خدا رب ہے۔ تو کیا واقعی تم بھی پرورش کیا کرتی ہو۔ اللہ مالک ہے چاہے سزا دے یا معاف کرے۔ تو کیا تم بھی معاف کرتی ہو یا نہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ تو خدا کی شکل ہمارے اندر اچھی طرح سے نہیں آئی۔ خدا تعالیٰ نے جو تمہیں پیدا کیا ہے تو اس سے غرض یہ ہے کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی صفتیں ظاہر کرے۔ اور اگر تم میں وہ سب صفتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ تو معلوم ہوا کہ تم کو پیدا کرنے کی غرض پوری نہ ہوئی۔ اور تمہاری مثال اس خراب شیشے کی مانند ہو گی۔ جس میں منہ اچھی طرح دکھائی نہیں دیتا۔ اور اس کا مالک اس کو پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کو دور مارتا ہے اس کے مقابلہ میں جو بندہ جتنا بھی نیک ہوتا ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ اس پر فضل کرتا ہے۔ اور جتنا برا ہوتا ہے خود خدا بھی اسکو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور جانور کی قدر اس آدمی سے زیادہ کرتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ ایک درخت پر ایک چڑیا کا گھونسلا تھا۔ اور اس میں چڑیا کے بچے دیئے ہوئے تھے۔ جب طوفان آیا۔ اور پانی بہت اونچا چڑھ گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے کہا کہ چڑیا کے بچے بہتر ہیں۔ ان لوگوں سے کہ جن پر میرا غضب نازل ہوا۔ میں ان لوگوں کو ماروں گا۔ مگر ان چڑیوں کے بچوں کو بچا لونگا ۔

پیدائش کا مطلب کیا ہے؟

تو انسان کی غرض یہ ہے کہ خدا کے حکموں کو بجا لاؤ۔ اور اس کی صفتوں کو ظاہر کرو۔ اور کوئی کمزوری بھی اپنے اندر نہ رکھو۔ اور نہ جھوٹ بولو۔ جھوٹ بولنا تو کمزوری کی نشانی ہے۔ خدا کا حکم ہے کہ غریبوں کی خبرداری کرو۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ خدا کا نمونہ بنجاؤ کیونکہ وہ بھی اپنی مخلوق کی خبرداری کرتا ہے۔ جب تم ایسی ہو جاؤ گی۔ تو تمہیں دیکھ کر لوگوں کو خدا کا پتہ لگ جاویگا۔ پرانے زمانے کے بادشاہ شیشوں کے ذریعہ اپنا عکس لوگوں کو دکھاتے تھے۔ مگر یہ تو جہالت ہے۔ ہاں خدا اپنا عکس بندوں کے ذریعہ سے دکھاتا ہے۔ مثلاً حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا شیشہ تھے۔ اور ان سے خدا ظاہر ہوتا تھا۔ اس لئے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم بھی خدا کی باتوں کو مانو۔ اور ان پر عمل کرو۔

دوسری نصیحت یہ ہے کہ ہم کو خدا نے ایک کام سپرد کیا ہے اور اس کام کے لئے ایک نبی بھیجا ہے۔ وہ نبی کوئی نئی شریعت تو نہیں لایا۔ البتہ اس کے بھیجنے کی غرض دنیا میں اپنا چہرہ دکھلانا ہے۔ تو اس نبی کا منشاء یہ تھا کہ اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پہنچاوے۔ ہم نے جو اس نبی کی بیعت کی ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ گویا ہم نے اس نبی سے اقرار کیا ہے کہ جو کام تم کرتے ہو۔ ہم بھی کرینگے۔ اس کا یہی کام تھا کہ دنیا کو ظلمتوں اور تاریکیوں سے بچاوے۔ اسلئے تم لوگوں کو ظلمتوں اور تاریکیوں سے تب ہی بچا سکتی ہو جب تم اپنے اندر خوبیاں پیدا کرو۔ اس کے متعلق میں تم کو چند باتیں بتاتا ہوں :-

شرک سے بچو

خدا کے جاننے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ شرک نہ کریں شرک کا مطلب میں اس لئے بتاتا ہوں کہ کئی پڑھے لکھے مرد بھی ہیں جو شرک نہیں جانتے۔ تا تم اس سے بچ کر خدا کے غضب سے بچو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں سب گناہ بخش سکتا ہوں۔ مگر شرک کو ہرگز نہ بخشوں گا۔ پس شرک سے بچنا بہت ضروری ہے۔ شرک کی باتیں جن سے بچنا چاہیئے یہ ہیں کہ اول بڑے ادب کے طریقے اور عبادت کے طریقے خدا کے سوا اور کسی سے نہ برتنے۔ ادب کی بڑی باتیں یہ ہیں۔ جھکنا یا کسی کے سامنے ہاتھ باندھنا یا ہاتھ جوڑ کر جھک جانا یا سجدے میں گر جانا یا گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جانا۔ یہ تمام قوموں میں بڑے ادب کی باتیں ہیں۔ اگر یہ ادب کے طریقے ہم اوروں سے برتیں تو پھر خدا کا ادب ہم کیسے کرینگے۔ کیونکہ خدا جو سب سے بڑا ہے۔ اس کا ادب بھی سب سے بڑا ہونا چاہیئے۔ اسلئے یہ تمام ادب کے طریقے خدا ہی کے آگے برتنے چاہئیں۔ کسی کے آگے جھک جانا۔ ہاتھ باندھنا یہ شرک ہے۔ اور بڑے گناہ کی بات ہے یہ ساری باتیں ہیں جو آخری درجے کا ادب ہیں۔ ہم اگر کسی دوسرے کا بھی اتنا ہی ادب کریں۔ تو گویا ہم نے اسکو خدا کا شریک بنا دیا۔ جو منع ہے۔ اسلئے اس قسم کے سارے کام منع ہیں۔

(۲) دوسری شرک کی بات یہ ہے۔ کہ خدا کی طاقت کی باتیں بندوں میں سمجھ لینا۔ مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں شخص بیماروں کو اچھا کرتا ہے۔ شرک ہے۔ قبروں پر دیئے جلانا بھی شرک ہے۔ کسی بندے سے اتنی محبت کرنا جتنی خدا سے کی جانی چاہیئے یہ بھی شرک ہے ۔

حضرت علی رضہ کا واقعہ ہے کہ امام حسن نے کہا کہ آپ مجھ سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اور خدا سے بھی۔ کیا یہ شرک نہیں انہوں نے فرمایا کہ یہ شرک نہیں۔ کیونکہ اگر خدا کی محبت میں تمہیں ذبح کرنے کا حکم آ جائے تو میں تم کو ذبح کر دونگا تم یہ باتیں یاد رکھو کہ خدا کے ساتھ شریک ٹھیرا کر نجات نہیں ہو سکتی ۔

(۳) نماز کی پابندی کرو۔ جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرتا وہ کبھی ایمان حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ نماز پڑھتا پڑھتا میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کا ہاتھ پاؤں آنکھ اور کان ہو جاتا ہوں۔ تو جو کام وہ ان سے کرتا ہے۔ گویا وہ نہیں کرتا بلکہ میں کرتا ہوں۔ پس نماز ایسی اعلیٰ چیز ہے کہ اس سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے تو جو یہ چاہتا ہے کہ میں قیامت کے دن خدا کا دیدار کروں وہ کبھی نماز کو نہ چھوڑے۔ اور نماز میں جماعت ٹھیک ہے۔ اور جو عورتیں باجماعت نہیں پڑھ سکتیں تو انکو نماز میں گریہ و زاری اور توجہ سے پڑھنی چاہئیں گویا کہ خدا تم سامنے ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ اور تمام توجہ خدا کی طرف ہو ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بزرگ کا واقعہ ایک دفعہ ایک بزرگ نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی اس وقت امام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میرے پاس جو دو سو روپے ہیں ان کا بیل خرید کر دہلی جاؤنگا۔ اور وہاں چار سو کو بیچ کر وہاں سے فلاں چیز خرید کر پھر آگرے جاؤں گا اور آگرے میں میرے چار سو کے آٹھ سو ہو جاویں گے پھر میں آگرے سے فلاں چیز خریدونگا جو پشاور میں مہنگی بکتی ہے۔ اور وہاں جا کر بیچوں گا تو سولہ سو بن جاویں گے۔ ان بزرگ کو کشف کے ذریعہ یہ حال معلوم ہو گیا۔ انہوں نے نماز توڑ کر الگ پڑھنی شروع کر دی امام نے نماز پڑھ کر بہت ڈانٹنا شروع کیا۔ یہ بڑا جرم ہے حرام ہے وہ بزرگ کہنے لگے کہ میں کمزور ہوں میری ٹانگوں میں اتنی طاقت نہیں تھی پہلے میں آپ کے ساتھ دہلی گیا میں نے کہا اچھا امام صاحب جاتے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔ مگر پھر آپ وہاں سے آگرے گئے۔ وہاں بھی میں آپ کے ساتھ گیا لیکن جب آپ آگرے سے پشاور جانے کو تیار ہو گئے تو میں نے نماز توڑ کر علیحدہ پڑھنی شروع کر دی یہ بات سن کر امام بہت سخت شرمندہ ہوا۔ اس لئے نماز پڑھتے وقت تین باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

(۱) یہ کہ فقط خدا کے لئے پڑھو۔

(۲) کہ دل لگا کر توجہ سے پڑھو۔

(۳) یہ کہ فرضوں کے علاوہ سنتیں خدا کا تعلق بڑھاتی ہیں۔ سنتیں ضرور پڑھنی چاہئے۔ سنتوں کے علاوہ نفل بھی پڑھنے چاہئیں کامل عرفان خدا کا نفلوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ نفل تو ایک نعمت ہیں۔ اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ خدا کے انعام کی۔ مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کسی کے گھر جاوے۔ اور اسکے بچوں کے لئے کوئی تحفہ لے جاوے اور وہ قبول کر لیوے۔ تو وہ بہت شکر گزار ہوتا ہے۔ کہ آپ نے یہ قبول کر لیا ہے۔ میں اس کی بدلے میں یہ انعام آپ کو دیتا ہوں۔ تو نماز پڑھنے سے صفائی اور فائدہ ہمارا ہی ہے۔ مگر خدا اور انعام دیتا ہے۔ نفلوں میں سے ایک بہت بڑا نفل تہجد ہے۔ نفس کے توڑنے کیلئے تہجد بہت ضروری ہے۔ یہ نماز مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی پڑھنی چاہئے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کو مرد اٹھے تو وہ عورت کو بھی اٹھا دے۔ اور جو کوئی نہ اٹھے۔ تو دوسرا اٹھنے والے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ ایسا گھر بہت ہی مبارک ہے۔ یاد رکھو تکلیف اٹھانے سے ہی انعام ملا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو جنت کا وعدہ کیا ہے وہ یونہی نہیں مل جاتی۔ اس نماز میں فرضوں کے علاوہ نفل بھی پڑھنے چاہئیں۔ اور نفلوں میں سب سے بہتر تہجد ہے۔ اگر تم رات کو بچے کی خاطر جاگتے ہو۔ محض اس لئے کہ یہ بڑا ہو کر ہمارا نام روشن کریگا۔ تو کیا تم خدا کی خاطر نہیں جاگ سکتیں۔ خدا کے لئے جاگنے سے ہمیشہ نام یاد رہتا ہے۔ اور اگر تم رات کو اللہ کی خاطر ایک گھنٹہ جاگو۔ تو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔

نماز کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے۔ کہ نماز آہستہ آہستہ پڑھی جاوے۔ نماز تو خدا کا ایک دیدار ہے۔ اسلئے نماز ٹھہر کے پڑھنی چاہئے۔ کہ جتنی دیر ٹھیر ٹھیر کر پڑھینگے اتنی دیر تک ہمیں دیدار الٰہی میسر ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ آج کل کے مرد عورتوں کے سجدے مرغیوں کے ٹھونگے مارنے کی طرح ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنی دیر نماز میں لگے اچھی ہے۔ یاد رکھو کہ تم خدا سے آنکھ مچولی تو نہیں کھیلنے جاتیں بلکہ اس کا دیدار کرنے جاتی ہو۔ اب میں اور احکام شریعت بیان کرتا ہوں۔

نماز کے علاوہ خدائے تعالےٰ نے یہ بات مقرر فرمائی ہے کہ اگر انسان کے پاس ۴۰ روپیہ ہوں تو وہ ایک روپیہ اللہ کی راہ میں دیوے۔ یہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے معنے پاک کر دینے کے ہیں۔ پس یہ مرد عورتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ زکوٰۃ دیا کریں۔ حضرت محمد رسول اللہ اس کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں بعض لوگ زکوٰۃ کے منکر ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیتے۔ حتیٰ کہ اتنا شور ہو گیا کہ مدینے اور ایک بستی کے لوگوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اس وقت حضرت عمرؓ نے جو بہت بہادر تھے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ کہ آپ اس وقت ان سے نرمی کریں۔ پھر آہستہ آہستہ مان لیں گے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ دیکھو تم کو ڈر ہے کہ یہ بہت ہیں۔ اور ہم تھوڑے۔ اس لئے میں اکیلا جاؤں گا۔ اور زکوٰۃ کے واسطے ان سے لڑوں گا۔ اور اگر یہ ایک رتی بھی کم دینگے۔ تب بھی میں ان سے لڑائی کرونگا۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ دیکھو ان لوگوں نے ایک حکم کی خلاف ورزی کی۔ اور سب کام مسلمانوں کے لئے کیا کرتے تھے۔ پھر بھی ان کے ساتھ کافروں کا سا سلوک ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینا کیسی ضروری بات ہے۔ ہاں جو زیور پہنا جاوے اس پر زکوٰۃ نہیں

اللہ کی طرف سے بندے کے تعلق کے لئے بہت سے سامان ہیں۔ مگر پھر بھی بہت سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ ان وسوسوں سے بچنے کے لئے ایک ذریعہ دعا ہے مثلاً تمہیں ایک خزانہ ایسا مل جاوے جس میں سے جب اور چیز چاہو وہ مل جاوے۔ اور تمہیں کبھی ایسا خزانہ نہیں ملا ہوگا۔ پرانے زمانے کے قصہ کہانیاں ہوتے تھے۔ کہ فلاں دیو نے فلاں لڑکے کو ایک ایسی چیز دی جسمیں جو چاہو نکل آتی تھی۔ مگر یہ تو جھوٹ ہے۔ ہاں ایک خزانہ ایسا ہے جس میں ہاتھ ڈالیں تو جو چاہیں مل سکتا ہے۔ وہ خزانہ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور اس خزانہ سے حاصل کرنیکا دروازہ دعا ہے۔ دعا کے ذریعہ سب کچھ مل سکتا ہے۔ دعا بڑا زبردست آلہ ہے۔ اور اس کے مقابل میں ہوا اور سمندر نہیں ٹھیر سکتے۔ ہم نے یہ نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔

دعا کی قبولیت کا نظارہ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے خط لکھا۔ کہ میں چھ سال سے شادی کی کوشش کر رہا ہوں مگر ناکام ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں جب میں نے اس کے لئے دعا کی تو مجھے معلوم ہوا کہ قبول ہو گئی میں نے اس شخص کو خط لکھا۔ اس کا جواب آیا کہ جس وقت آپ کا خط آیا اسی وقت یہاں کا ایک رئیس میرے گھر آیا۔ اور کہا کہ میری لڑکی جوان ہے۔ اور میں اسکی شادی تمہارے ساتھ کرنی چاہتا ہوں۔ پس خدا دعاؤں کو

403

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے طور سے سُننا ہے کہ ناواقف کو یقین ہی نہیں ہوتا اگر ہمیں رزق کی ضرورت ہے۔ تو خدا رازق ہے۔ اور اگر ہمیں پردہ پوشی کی ضرورت ہے۔ تو خدا کا نام ستار ہے۔ اور اگر عزت کی ضرورت ہے۔ تو خدا کا نام مُعز بھی ہے۔ پس دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں کہ خدا کے ناموں میں نہ پائی جائے۔ جب تمام اچھی صفتیں خدا میں پائی جاتی ہیں۔ تو ہمیں جو چیز مطلوب ہو۔ خدا کی اسی صفت کا نام لیکر جس کے ماتحت چیز ہو۔ ہمیں دعا مانگنی چاہیئے۔

اب میں چند دُعا کے قبول ہونے کے طریقے بیان کرتا ہوں :-

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ حرام مال کھانے والے کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اسلیئے ہمیشہ پاک مال کھانا چاہیئے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے۔ کہ دعا کرنے والا توجہ سے دعا کرے۔ اور یقین رکھے کہ خدا فضل اور رحم کرنیوالا ہے۔ اگر توجہ سے کرے۔ تو ضرور قبول ہوگی۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح کی دعا مانگنی ہو۔ تو اسی نام سے مانگا کرو۔ مثلاً پرورش میں کچھ نقص ہو۔ تو دعا کرے۔ اے رب مجھے پال۔ اور جب رزق مانگے۔ تو کہے اے رزاق! مجھے رزق دے۔ جب تم اس کے ناموں سے دعا مانگو گی۔ تب خدا بہت دعائیں سُنے گا ⁂

(۴) دعا مانگنے والا لوگوں پر خود بھی رحم کرے۔ تو خدا اس کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔ کیونکہ خدا کو غیرت آجاتی ہے۔ کہ جب یہ بندہ دوسرے کی درخواست رد نہیں کرتا تو میں بادشاہ ہو کر کیوں رد کروں۔

وہ خدائی کتاب نہیں

"جو کتاب انسانوں کو یہ تعلیم دے کہ وہ روحانی حواس اب نہیں ملتے بلکہ پہلے کسی زمانہ میں مل چکے۔ وہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ نہ صرف قانون قدرت کے برخلاف بلکہ مشاہدہ اور تجربہ کے بھی خلاف ہے۔"

حضرت مسیح موعود - چشمہ معرفت صفحہ ۳۰۲

خطبہ جمعہ

ایمان بخدا اور مخلوق کی گواہی

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ فروری سنہ ۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:-

دُنیا میں مختلف مذاہب کی اشاعت اور ان کا آپس میں امتیاز دو باتوں پر منحصر ہے۔ ایک اندرونی حالت اور ایک بیرونی حالت سے۔ اندرونی حالت وہ حالت ہے جو خدا سے ان کا تعلق ہے۔ اور بیرونی حالت وہ ہے جو کوئی قوم یا مذہب والے اخلاق دنیا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کسی کا خدا سے کیا تعلق ہے۔ اسکو دوسرا نہیں جان سکتا۔ دوسرے انسان جو کسی کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ وہ اس کے اخلاق۔ اس کے دوسروں سے سلوک اور معاملہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بات ان کی عقل سے بالا ہے۔ کہ کسی کا خدا سے کیا تعلق ہے۔ جب تک کہ خدا ہی اپنے تعلق کا اظہار نہ کرے۔ اور خدا کی طرف سے تعلق کا اظہار بہت اعلیٰ درجہ پر ہوتا ہے۔ پس بندے کا جو خدا سے تعلق ہے۔ وہ ظاہر نہیں۔ کیونکہ یہ ایک قلبی حالت ہے۔ ایک شخص جو خدا سے محبت کرتا ہے مگر خاموش ہے۔ اور ایک دوسرا جو رسماً خدا کی محبت کا اظہار کرتا اور اسکی تعریف کرتا ہے۔ لوگوں کی نظر میں زیادہ مقبول نظر آئیگا۔ اسلیئے وہ مقام بہت بلند ہے جب خدا کی محبت جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور بتا دیتی ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے۔ اسوقت یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ جس کا دوست ہوتا ہے۔ خدا اس کا دوست ہوتا ہے اور جو اس کا دشمن ہوتا ہے۔ خدا اس کا دشمن ہو جاتا ہے اس کے دشمن کو ہلاک اور دوست کو اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اس کی مشکلات کو دُور کرتا ہے۔ اور اس کی تائید کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ غرض کئی رنگ میں خدا تعالیٰ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ مگر جب تک خدا اظہار نہ کرے۔ بندوں کے لئے سمجھنا مشکل ہے زیادہ محبت کرنیوالا خاموش ہو تو اس کی خاموشی سے دھوکہ کھا کر کم محبت کرنیوالے اور زیادہ بولنے والے مگر محبت سے خالی کو خدا کا محبوب سمجھ لیتے ہیں۔

لیکن جو حالت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ مذہب اور اہل مذہب کی اخلاقی حالت ہوتی ہے۔ خدا کی محبت کا ثبوت دیر میں ملتا ہے۔ مگر اخلاق کی تبدیلی کا تم ایک دن میں ہو جاتا ہے۔ وہ ایک دن میں انسان کو دُنیا میں ظاہر کر دیتی ہے۔ اندرونی حالت کے اظہار و شہادت کے لئے لمبا عرصہ اور بڑی مدت درکار ہے۔ ایک خام آدمی مدت تک اپنے عقائد کی نگرانی کریگا۔ اور الٰہی ارشادات کی تعمیل کریگا۔ تب اس کا اظہار ہوگا۔ گو ایک اعلیٰ درجہ ... والا جلد اس شہادت کو حاصل کر سکیگا۔ مگر بہت جلد جو تبدیلی ہوتی ہے۔ وہ اخلاق کی تبدیلی ہے۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ ایک ہم مذہب کے لئے دوسری ساری دُنیا کے لئے مثلاً اسلام سچا ہے۔ اس کے ذریعہ خدا سے تعلق ہوتا ہے۔ ایک شخص اگر اسلام قبول کرتا ہے۔ اور احمدی جماعت میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز پڑھتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ پہلے اگر نماز کے وقت سیر کو جاتا تھا۔ تو اب مسجد میں آتا ہے یہ ظاہری تبدیلی ہے۔ پہلے نماز کا خیال نہ تھا۔ اب نماز کو پوچھتا ہے۔ تہجد پڑھنے لگی۔ وضو کرتا ہے یہ شہادت ہے مگر ماننے والوں یا ہم مذہبوں کے لئے یہ تغیر نظر آتا ہے۔ مگر اندرونی تغیر کب ہوگا۔ اسکو خدا جانتا ہے ظاہر میں اس کے جو ایک نمایاں تغیر نظر آتا ہے۔ یہ مسلمان کے لئے ہے۔ ہندو اس کو رسم کی پابندی کہیگا۔ دوسرا جو غیر مذہب والوں کے لئے ہے۔ اور اس کی بنا پر ہم ایک حد تک اسکے قلب پر بھی گواہی دی جا سکتی ہے یہ ہے کہ اخلاق میں تغیر ہو۔ اگر پہلے جھوٹ بولتا تھا۔ اب جھوٹ سے پرہیز کرے۔ اگر پہلے غریبوں کا حق مارتا تھا تو اب ان کے حقوق ادا کرے۔ اگر پہلے بدمعاملہ تھا تو معاملہ درست کرے۔ اگر پہلے بھاؤ میں کمی کرتا تھا تو اب اسکو چھوڑ دے۔ اس تغیر سے ایک ہندو بھی معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرلیگا کہ ہاں اسمیں کوئی تغیر ہے۔ ان میں کسی بڑی محنت کی ضرورت نہیں۔ ان میں جو باریکیاں ہیں۔ وہ مشق کے بعد آتی ہیں۔ مگر جو بڑی بڑی باتیں ہیں۔ ان میں یکدم اصلاح ہو جاتی ہے۔ یعنی کبھی وہ دانستہ جھوٹ نہیں بولیگا۔ دانستہ بدمعاملگی یا حقوق تلفی نہ کریگا۔ اگر ان سے کوئی بات ہوگی۔ تو دانستہ نہیں بلکہ نادانستہ۔ اور اس کا علم اس کو مشق اور کوشش کے بعد آئے گا۔ ممکن ہے [illegible] سے بددیانتی ہو۔ ظلم ہو۔ خیانت ہو۔ مگر وہ دانستہ نہیں ہوگی۔ لیکن جو لوگ کسی صداقت کو قبول کرتے ہیں۔ مگر ان میں تغیر نہیں ہوتا۔ بلا وجہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حقوق غصب کرتے ہیں۔ بلا وجہ ظلم کرتے ہیں۔ ظلم وغیرہ ہوتا ہی بلا وجہ ہے۔ ان کے اندر تغیر نہیں ہوتا۔ یہاں باریک بددیانتی یا ظلم کا سوال نہیں۔ کیونکہ یہ مشق سے دیر کے بعد سمجھ میں آتی ہے۔ مگر موٹی باتوں کے لئے لمبے زمانہ کی ضرورت نہیں۔ دیکھو حرمت شراب کا حکم پندرہ سال کے بعد نازل ہوا۔ مگر جھوٹ ترک کرنے کا حکم پندرہ سال بعد نازل نہیں ہوا۔ اسی طرح دوسرے مسائل۔ ورثہ نکاح وغیرہ صاحب شریعت نبی کی بعثت کے کئی کئی سال بعد نازل ہوئے۔ مگر یہ کوئی مثال نہیں ملتی کہ جھوٹ کے ترک کرنے کے احکام بھی کئی سال کے بعد نازل ہوئے ہوں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ جب کوئی مذہب اختیار کرتا ہے۔ اسی دن ان کمزوریوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو [illegible] تو ممکن ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاقی جرائم بھی دیر میں جاکر حرام اور ممنوع قرار دئے جاتے۔ اسلام میں شراب کئی سال کے بعد حرام ہوئی۔ بعض ممالک میں تمدنی حالت بہت پیچھے تھی۔ اسلئے شراب حرام نہیں ہوئی۔ مثلاً ٹھنڈے ملک تھے۔ جسم کو گرم کپڑے سے نہیں ڈھانک سکتے تھے۔ اس لئے سردی کے احساس کو کم کرنے کے لئے شراب پیتے تھے۔ ممکن ہے اور احکام بھی دیر میں دئے گئے ہوں یا نہ دئے گئے ہوں۔ مگر اس کی ایک بھی مثال نہیں ملتی۔ کہ جھوٹ وغیرہ دیر سے منع کئے گئے ہوں۔ خواہ کوئی نبی کبھی آئے ہوں۔ مذہب کا اخلاقی حصہ فوراً درست کرتے ہیں۔ جھوٹ وغیرہ کو فوراً منع کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے لئے بہت مشق اور بہت کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بعض لوگ اسمیں سستی کرتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ وہ نئے نئے جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن جس طرح ممکن نہیں کہ آنکھ جس کی بینائی سلامت ہو۔ کھولی جائے۔ اور روشنی نظر نہ آئے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ روشنی یا تاریکی زیادہ نظر آئے۔ مگر سلامت بینائی والی آنکھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ روشنی کو بالکل نہ دیکھ سکے۔ یہی حالت اخلاق کی ہے۔ جب تک اخلاقی طاقت موجود ہے۔ تبدیلی کا فوراً اثر ہوتا ہے۔ تو یہ ظاہری تغیر ضروری اور لازمی ہوتا ہے۔ جب تک یہ تغیر ظاہر نہ ہو۔ دنیا پر ایمان کا کوئی ثبوت ظاہر نہیں ہوتا۔ ذاتی کمزوری اگر دور ہونے میں دیر ہو۔ مگر [illegible] باتیں جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں فوراً نمایاں تغیر ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس بارے میں ہماری جماعت میں ابھی نقص ہے۔ میں بار بار اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دیکھو ایک طرف ہماری جماعت کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ برگزیدہ جماعت ہے۔ مگر حقوق کا اتلاف بھی ہوتا ہے۔ جن سے دکھ پہنچتا ہے۔ بیع معاملہ میں سستی بری بات ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیانت کا معیار بھی ہم پر نہیں ظاہر ہوا۔ بعض لوگ آتے ہیں۔ اور وہ اپنی دانست میں جس کو دیانت قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ بددیانتی ہوتی ہے جس کو وہ رحم کہتے ہیں۔ در حقیقت وہ ظلم ہوتا ہے۔ تغیر وہ ہوتا ہے۔ کہ دشمن بھی محسوس کرے۔ نہ یہ کہ دوست کو بھی محسوس نہ ہو۔ حالانکہ دوست تو کمزوری کو بھی پسند کرتا ہے۔ یہ تو دشمن ہی ہوتا ہے۔ جو نیکی کو بدی دیکھتا ہے۔ اس لئے تمہاری نیکی ایسی ہونی چاہئے کہ تمہارا دشمن انکار کرتے کرتے تھک جائے۔ نہ یہ کہ تمہاری نیکی کو تمہارا دوست بھی محسوس نہ کرے۔ تمہارا اخلاقی تغیر نمایاں ہونا چاہیئے۔ تمہاری ہمدردی عام تمہارا رحم عام ہو۔ حسن سلوک خوش معاملگی نمایاں ہو اموال میں دیانت و امانت ہو۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کی اخلاقی حالت اچھی ہے مگر جب تک بہت اچھی نہ ہو۔ فخر کی بات نہیں۔ اگر ہم کے مقابلہ میں وہ اچھا ہے۔ جو سفیدی کو دیکھ سکتا ہے۔ مگر دونوں سالم آنکھوں والے کے مقابلہ میں اس کے لئے جائے فخر نہیں۔ اسی طرح یہ خوشی کی بات نہیں کہ ہم نسبتاً دوسروں سے اچھے ہیں۔ بعض معیار دیانت اور بددیانتی کو نہیں سمجھے۔ وہ جس کو دیانت کہتے ہیں۔ وہ بددیانتی ہوتی ہے۔ جب وہ مفہوم ہی نہیں سمجھے۔ تو ان میں یہ صفات کب پیدا ہونگے۔

تو اخلاق کی درستی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے دنیا تمہاری حالت کو سمجھ سکتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو ایمان کی کوئی نشانی نہیں۔ تم لاکھ دلیلیں دو۔ اگر معاملہ اچھا نہیں۔ تو کوئی اثر نہ ہوگا۔ مخالف خیال کریگا۔ اگر ہمارا پنڈت یا پادری ہوتا۔ تو وہ بھی ایسا ہی بولتا۔ لیکن اگر تمہاری اخلاقی حالت درست ہوگی۔ تو ان کی آنکھ کھل جائیگی۔ وہ دیکھینگے کہ یہ بات ان پنڈتوں۔ پادریوں میں نہیں۔ ہم جو باتیں بیان کرینگے۔ ان پر اثر نہ ہوگا ہم جو قرآن کریم کی خوبیاں بیان کرینگے۔ دوسرے ان کو لیکر اپنی کتابوں کی طرف منسوب کردینگے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خوبیاں قرآن کریم کی بیان فرمائی ہیں۔ دوسرے چرا کر اپنی کتابوں کی طرف اگر منسوب کرینگے۔ تو لوگ اس کی تحقیقات نہیں کرسکتے۔ لیکن اگر یہی باتیں ہمارے عمل میں ہوں تو وہ بیان نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ان کے پاس قول تو ہوگا قول پر فعل شاہد نہ ہوگا۔

میں اپنے احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ اخلاق کو درست کرو۔ میرا منشاء ہے۔ کہ جس طرح پچھلے دنوں یہاں کے کام کے متعلق سلسلہ مضامین بیان ہوا تھا کسی وقت اخلاق کے متعلق بھی بیان کروں۔ جس سے سہل طریق پر اخلاقی باتیں سمجھ میں آجائیں۔ پہلا قدم اخلاق کی مضبوطی ہے۔ خدا کے راہ میں گو سینکڑوں قدم ہیں۔ مگر اس راستہ میں یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب پہلا قدم صحیح طور پر اٹھایا جائے۔ تو تمام راستہ آسان ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی گاڑی میں سوار ہو گئے کہ تمام راستہ آسانی سے طے ہو گیا۔ اس میں نیت کی شرط ہے۔ نیت ٹھیک ہو تو جس طرح قصوں میں آتا ہے کہ جادو کی چابی سے سب دروازے خود بخود کھل جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے ہوتے تھے۔ اسی طرح تمام روکیں دور ہو کر منزل طے ہو جاتی ہے۔ دیانت سے کام لیں اور نیت صاف کریں۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائیگی۔ پھر ناممکن باتیں ممکن ہو جائینگی اور انسان حیران ہو گا کہ کیسے یہ تغیر آ گیا۔ لوگ ڈرتے ہیں کہ کیسے ہو گا۔ مگر جب کرتا ہے۔ تو کچھ دقت معلوم نہیں ہوتی۔ اس کی مثال روئی کے ڈھیر کی طرح ہے ناواقف سمجھیگا کہ اس ڈھیر کو کون اٹھائے گا۔ مگر جب اٹھاتا ہے۔ تو آسانی سے اٹھا لیتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کا حق نہ ماریں۔ تو گذارہ کیسے ہو دغا نہ کریں۔ تو دشمن پر کامیابی کیسے۔ مگر جب حق کی رعایت کرینگے۔ دغا و بد دیانتی کو چھوڑ دینگے کہ دل کی اصل راحت تو اسی میں تھی۔ اور سچ میں ہی ان کو مزا آئیگا۔ اور دل کو تسکین حاصل ہو گی۔ اگر لوگ توجہ کریں۔ تو چھوڑنا مشکل نہیں۔ مگر باپ دادوں سے یہ سنتے آئے ہیں۔ اس لئے ان خیالات سے ڈر لگتا ہے۔ مگر کیا احمدی جماعت سے یہ امید نہیں رکھی جائیگی کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے یہ نیت کرے کہ جھوٹ نہ بولینگے۔ جھوٹ کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ بولا جائے تجربہ کر لو ایک بھی نقصان نہ ہو گا۔ یہ تغیر راحت و آرام کا موجب ہے۔ زندگی امن سے کٹیگی۔ اور محسوس ہو گا کہ ہم خدا سے قریب ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس کے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نظارت بیت المال کیطرف سے تصحیح

اخبار الفضل نمبر ۶۲ مورخہ ۹ فروری ۱۹۲۲ء صفحہ ۹ کالم ۲ میں نمبر ۳ کے مقابل کا نام بجائے علی گوہر کے منشی گوہر علی صاحب پٹواری نہر ملتان اور نمبر ۹ پر بجائے چودہری نواب الدین صاحب کے چودہری نور الدین صاحب احمدی نمبردار چک ۶/۱۱ کردیا جائے۔

نیازمند عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان

نامۂ لنڈن

(از مولوی مبارک علی صاحب بی اے مبلغ انگلستان)

۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء کے خط میں مولوی صاحب اپنی علالت کے ذکر کے بعد بعض ملاقاتوں کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ہفتہ گذشتہ میں کئی اشخاص ملاقات کے لئے آئے جنمیں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں :-

(۱) بشپ جیمز۔ جو اپنے کیتھولک چرچ کے بشپ ہیں۔ وہ متعصب عیسائی نہیں۔ تمام مشہور مذاہب میں کم و بیش صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ مسٹر بیکن کے ہاں ایک دعوت پر تشریف لائے۔ اور ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔ اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے ان کے مذہبی عقیدہ کے متعلق سوال کیا۔ وہ حضرت مسیح ناصری کو صرف انہی معنوں میں خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ جن معنوں میں کہ دوسرے انسانوں کو۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب مختلف خیالات کا انتخاب ہے۔ الہامی نہیں ہے :

(۲) مسٹر لے یسی۔ سیمپسن۔ ایک تعلیم یافتہ انگریز ہیں سوڈان میں رہے ہیں۔ عربی جانتے ہیں۔ اسلام کے متعلق باہم گفتگو شروع ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ مغربی دنیا کیلئے صرف اسلام کافی ہے۔ آپ اسمیں احمد کے سنوانے کی زیادتی کیوں کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ایک زبردست ثبوت ہیں۔ دیگر تمام مذاہب خشک ہیں۔ جبکہ اسلام کا درخت تازہ پھل دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ پس ان کا ذکر اسلام کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں۔ بلکہ اسلام کی صداقت کے لئے ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایسے کئی ایک مدعی افریقہ میں بھی تھے۔ میں نے کہا کہ ان کی ناکامی ان کے کذب کی دلیل ہے۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی اور نصرت ان کی صداقت کی علامت ہے :

اس ہفتہ میں ۴۲ چٹھیاں لکھی گئیں۔ جنمیں لیکچروں کے نوٹس بھی شامل ہیں۔ لیکچروں کے پروگرام کی نقلیں بھی ان کے ساتھ روانہ کی گئیں

مسٹر علی محمد پسر سیٹھ الہ دین صاحب اور مسٹر عبد الرحیم مجھے دفتر کے کام میں مدد دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مدد فرمائے۔

گذشتہ اتوار مسجد میں جو لیکچر دیا گیا۔ اس کا عنوان تھا۔ "ضرورت مذہب"۔ میں نے اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ لیکچر پڑھ دیا۔ جو حضور نے ایک دفعہ لاہور میں دیا تھا۔ اور جو ریویو آف ریلیجنز میں چھپ چکا ہے۔ سامعین نے مضمون کی بہت ہی تعریف کی۔ اور خوشنودی کا اظہار کیا۔ ہائڈ پارک میں تین لیکچر دئے گئے۔ ایک میں نے دیا اور دو اخویم منشی عزیز الدین صاحب نے :

امریکہ سے حضرت مفتی صاحب کی چٹھی

ایک مشہور لیکچرار بنام لیڈی جین ہو پر اس ملک میں ہیں انھوں نے اپنے مکان پر اپنے چند خاص دوستوں کی دعوت کر کے عاجز کا لیکچر سلسلہ احمدیہ کے متعلق کرایا۔ لیکچر کے بعد ایک معزز لیڈی نے بیعت کیواسطے درخواست کی۔ مگر میں نے کہا۔ آپ اور غور کر لیں۔ اور سلسلہ کی چند کتب کا مطالعہ کر لیں جو ان کو دی گئیں۔

ایسا ہی کئی ایک مختلف مقامات پر لیکچر ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض لوگ مکان پر آ کر اسلام اور احمدیت کے حالات دریافت کرتے رہتے ہیں۔

عاجز کو مرض بواسیر کی مرض بڑھ گئی ہے جسکے واسطے ارادہ ہے کہ شہر گرانڈ راپڈس میں کچھ عرصہ قیام کر کے ایک ایسے ڈاکٹر سے علاج کرایا جائے۔ جو بغیر عمل جراحی کے بواسیر کا علاج کرتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خط و کتابت کیلئے سردست وہی پتہ رہیگا۔ جو نیچے درج ہے۔ محمد صادق عفی عنہ

27 La Bella Ave
Highland Park mich
U-S. america

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف

درجہ اول علیہ مقام نارووال

اشر داس وگنیش داس پسران شنکر داس قوم اروڑ ساکنان بدوملی تحصیل رعیہ

بنام

نبی بخش ـ ولی داد ـ اللہ داد پسران دیوان دنتھا ولد علم بخش قوم جٹ ساکنان بدوملی

دعوی ۹۵ للعہ

بنام نبی بخش ولی داد ـ اللہ داد پسران دیوان دنتھا ولد علم بخش قوم جٹ ساکنان بدوملی تحصیل رعیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۴/۳ ۱۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کاروائی یکطرفہ کی جاویگی آج بتاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا (مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

لاہور چھاؤنی شرقی وغربی کے ناموں میں تبدیلی

یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے لاہور چھاؤنی شرقی اور لاہور چھاؤنی غربی کے ریلوے سٹیشنوں کے ناموں میں یہ تبدیلی کی جائیگی کہ لاہور چھاؤنی شرقی ریلوے سٹیشن کا نام مغل پورہ اور لاہور چھاؤنی غربی ریلوے سٹیشن کا نام لاہور چھاؤنی ہوگا۔

۷ فروری ۱۹۲۲ء

دستخط اے ٹی سٹول
ٹریفک
مینجر

قادیان میں ایک زمین ارزاں ملتی ہے

قطعہ زمین پندرہ کنال تیرہ مرلے جو بادے کے باغ کے جانب شمال مشرقی میں واقع ہے۔ اور محلہ دارالفضل اور ہائی سکول سے قادیان کی نسبت زیادہ قریب ہی اور جس کے ساتھ ملے ہوئے کھیت لوگوں نے مکانات بنانے کے لئے خریدے ہوئے ہیں۔ فروخت ہوتا ہے۔ اسی قسم کی زمین سے اور اسی فاصلہ پر ۳۰۰ روپیہ کنال کے حساب سے ابھی حال میں بعض اہل قادیان نے اور بعض بیرونجات کے دوستوں نے بغرض تعمیر خریدی ہے۔ اگر کوئی دوست ساری کی ساری مذکورہ زمین خریدنا چاہتا ہے تو اس کی قیمت بارہ سو روپے ورنہ ۱۰۰ روپے کنال کے حساب سے مالک زمین دینے کے لئے تیار ہے۔

خط وکتابت قاضی اکمل قادیان کے پتہ پر ہو۔

تجرید بخاری اردو

اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے **صحیح بخاری**۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل وناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب وشام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہوجاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل گٹرہ ولیشاہ کے نام آنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ از صفحہ ۲ کالم ۳)

اور بعض احباب لاہور رخصت کرنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائے۔ بقیہ شب سٹیشن بٹالہ پر قیام رہا۔ اور ۲ مارچ کی صبح یہ قافلہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ دارالامان میں وارد ہوا ۞ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ ۞

اخبار احمدیہ

احمدیہ مہمان خانہ بٹالہ بزرگان دین و برادران سلسلہ احمدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ غالباً آپ کو معلوم ہو گا۔ منشی عبدالکریم صاحب ایجنٹ جرنی بٹالہ کے بیمار ہو کر قادیان چلے جانے کی وجہ سے مہمانخانہ بٹالہ کا انتظام نہ رہا تھا۔ جس کی وجہ سے قادیان آنے جانے والے احباب کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن الحمد للہ کہ مہمان خانہ مذکور بدستور سابق عرصہ ایک ماہ سے جاری ہو گیا ہے۔ خاکسار اسمیں بطور خود رہتا ہے۔ اپنے کام کے علاوہ بقدر ہمت اپنے آقا کے قادیان آنے جانے والے غلاموں کی خدمت بھی کرتا ہے۔ لہذا اجلہ احباب کی آگاہی کیواسطے التماس ہے۔ کہ وہ بٹالہ سٹیشن سے اتر کر فوراً قدیم مہمانخانہ میں خوشی کے ساتھ تشریف لایا کریں۔ اس کے علاوہ بٹالہ سے اسباب کا بلٹی کروانا اور اس کا چھڑوا کر قادیان بھجوانا خاص کر پھلوں کا جیسا کہ منشی صاحب موصوف کیا کرتے تھے۔ کمشن لیکر وہ بھی کر دیتا ہوں۔ عبداللہ خان مقیم مہمانخانہ بٹالہ

شیموگہ میں احمدی مبلغ جناب میر کلیم اللہ صاحب فداکار احمد پاک کی تحریک پر مولائی حضرت اولوالعزم نے خادم کو شیموگہ (میسور) بھیجا ہے۔ سوائی پاڑا میں ندی کے کنارے مسجد احمدیہ دارالتبلیغ ہے۔ جہاں سے شہر کے خاص خاص حضرات کے نام بغرض تبلیغ دعوتی مراسلات بھیجے جا رہے ہیں ۔ واللہ الہادی

قلمی کی دعا یہ روز و شب ہے ۞ شیموگہ پہ ہو خدا کی رحمت
تھا منتظر کرم یہ خطہ ۞ محتاج ہدایت و صداقت
بروقت کلیم نے ندا دی ۞ آجا بتبلیغ احمدیت
تبلیغ کا ہے سلسلہ یہ جاری ۞ دے فتح ہمیں خدائے باری
۱۹۲۲ء (علی)

علہ معلوم ہوا ہے کہ کرایہ شب باشی دو چار پائی لیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

شہزادہ ویلز کا استقبال فنڈ لاہور۔ ۴ مارچ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ تاریخ ہذا تک شہزادہ ویلز کے استقبال فنڈ میں ۲۳۰۱۱۰ روپیہ ۱۱ آنے وصول ہوئے۔ فنڈ ۷ مارچ کو بند ہو جائیگا۔ اور اس تاریخ کے بعد کوئی روپیہ نہیں لیا جائیگا۔ اس لئے درخواست ہے کہ بقایا چندہ اس تاریخ سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ چندوں کی مکمل فہرست میجر جی۔ سی۔ ایس بلیک پرائیویٹ سکرٹری گورنر پنجاب سے مل سکتی ہے۔

نئے محصول اور ٹیکس گذشتہ سال کے میزانیہ ہند (بجٹ) میں ۳۴ کروڑ کے خسارہ اور جدید میزانیہ (۲۳-۱۹۲۲ء) میں عظیم الشان خسارہ کی اُمید کو مد نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے ٹیکسوں اور محصولوں میں بیحد اضافہ تجویز کیا ہے۔ مثلاً شکر کا محصول ۱۵ فیصدی کی بجائے آئندہ ۲۵ فیصدی ہو گا۔ کلوں۔ لوہا۔ فولاد اور ریلوے کے سامان کا محصول ۲½ فیصدی سے بڑھا کر ۱۰ فیصدی کر دیا جائیگا۔ دیا سلائی کا محصول آئندہ ۱۲ آنے فی گرس کے بجائے ڈیڑھ روپیہ ہو گا۔ پٹرولیم کا محصول ۱½ آنہ کے بجائے ۲½ آنے فی گیلن اور نمک کا محصول ۱¼ روپیہ سے ۲½ روپیہ کر دیا جائیگا۔ اسی طرح ڈاکخانہ کی شرح میں بھی بیشی ہو گی۔ اور ریلوے کا کرایہ ۲۵ فیصدی بڑھا دیا جائیگا۔

مالابار کے ہندو اور گورنمنٹ کالی کٹ ۲۸ فروری اس خیال سے کہ جن ہندوؤں کو موپلوں نے زبردستی ہندو بنایا۔ اور جنہوں نے پھر ہندو مذہب اختیار کر لیا ہے۔ موپلے ان سے انتقام نہ لے سکیں۔ گورنمنٹ نے مغربی پہاڑی پر ایک کیمپ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں اس قسم کے لوگوں کو رکھا جائیگا۔

بنگال کونسل میں تخفیف اخراجات کا مسئلہ کلکتہ یکم مارچ۔ بنگال بجٹ پر ابتدائی مباحثہ آج ختم ہو گیا۔ تخفیف اخراجات کے سوال پر بہت طویل مباحثہ ہوا۔ فنانس ممبر نے کفایت شعاری اور اخراجات کی موقوفی کے فرق کو بتلا کر کہا کہ آخر الذکر کے معنی یہ ہیں کہ اس اسٹاف کو موقوف کر دیا جائے جو گورنمنٹ کی ملازمت میں ہے۔ گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکتی۔ امپریل افسروں کے تنخواہوں میں تخفیف کے جانے کے متعلق فنانس ممبر نے کہا کہ نہ تو کونسل اور نہ گورنمنٹ بنگال ایسا کر سکتی ہے۔

گورنمنٹ ہند کا بجٹ دہلی یکم مارچ۔ سر مالکم ہیلی نے ۲۳-۱۹۲۲ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ سال ۳۴ کروڑ روپیہ کی جو کمی ہوئی تھی اُسکی وجہ آمدنی میں ۲۰ کروڑ سے زیادہ کی کمی ہوئی تھی اُس کی وجہ آمدنی میں ۲۰ کروڑ سے زیادہ کی کمی اور خرچ میں ۱۴ لاکھ سے زیادہ کی زیادتی تھی۔ جن مدات آمدنی میں کمی ہوئی تھی۔ وہ محصولات انکم ٹیکس نمک اور افیون کے مدات تھے۔ جسمیں بالترتیب ۴½ کروڑ ۹۰ لاکھ ۷۰ لاکھ کی کمی ہوئی۔ ڈاک و تار میں بھی ڈیڑھ کروڑ کی کمی ہوئی تھی۔ لیکن خاص ریلوے آمدنی میں ۱۳ کروڑ کی تخفیف کی گئی۔ اخراجات میں زیادتی دو کروڑ کے سود کی وجہ سے ہوئی۔ اور وزیرستان میں فوجی اخراجات میں ۲½ کروڑ کی زیادتی ہوئی۔ اور شرح تبادلہ کے سلسلہ میں ۵½ کروڑ کا گھاٹا ہوا۔ نئے بجٹ میں شرح تبادلہ ایک شلنگ ۴ پنس کے حساب سے رکھی گئی ہے۔ اور فوجی اخراجات کے لئے ۶۲ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ ذیل کی تدبیروں سے کمی پوری کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

مسافر گاڑیوں کے کرایہ میں ۲۵ فیصدی اضافہ کیا جائے۔ اور پوسٹیج کی شرح بڑھا دی جائے۔ اور عام محصولات باعتبار قیمت ۱۱ فیصدی سے بڑھا کر ۱۵ فیصدی کر دیا جائے۔ اور روئی کے محصول کو بھی ۳½ فیصدی سے بڑھا کر ۷½ فیصدی کر دیا جائے۔ محصول کو ۱۵ فیصدی سے بڑھا کر ۲۵ فیصدی کر دیا جائے۔ اور باہر سے آنے والے سوتی کپڑوں پر فیصدی ٹیکس لگایا جائیگا۔ مشینوں فولادی لوہوں اور ریلوے ساز و سامان پر محصول ۲½ فیصدی سے بڑھا کر ۱۰ فیصدی کر دیا جائے۔ اور تیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب پر (لیکن ہلکی شراب پر نہیں) محصول میں ۲۰ فیصدی اضافہ کیا جائے۔ اشیاء تعیش پر ۲۰ فیصدی کی بجائے ۳۰ فیصدی محصول لگایا جائے۔ ۲۰ ہزار سے زائد کی سالانہ آمدنی پر انکم ٹیکس اور زاید پر ٹیکس کو بڑھایا جائے۔ اور چار لاکھ سے زائد آمدنی پر زائد ٹیکس میں رفتہ رفتہ اضافہ کیا جائے۔ جدید ٹیکس سے آمدنی میں ۲۰ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوگا۔ اور ۳۰ کروڑ کی کمی کو چھوڑ دیا جائیگا۔ سر مالکم ہیلی نے کہا کہ نئے اخراجات کی تمام تجاویز میں خوب اچھی طرح تخفیف کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی مشکلات عالمگیر اسباب پر مبنی ہیں۔ مجموعی اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے سر مالکم ہیلی نے کہا کہ سال رواں میں گورنمنٹ کو ۸۰ کروڑ کے بقدر نقصان اٹھانا پڑا جسکو قرضہ کے ذریعہ سے پورا کیا جائیگا۔ ۲۵ کروڑ روپیہ کی شکل میں اور ایک کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کی شکل میں قرض لیا جائیگا۔

باباگوردت سنگھ کی رہائی ڈیرہ غازی خان۔ یکم مارچ۔ آج باباگوردت سنگھ صاحب صبح ۷ بجے جیل سے رہا کردیئے گئے ہیں۔

ایک غلط افواہ دہلی ۲۸ فروری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لندن کے اخبارات کو جو افواہ بذریعہ تار بھیجی گئی ہے۔ کہ شہزادہ ویلز کے جلوس کے مہمان جس موٹر میں سوار تھے۔ اس پر دہلی اور پٹیالہ کے درمیان گولی چلائی گئی ہے اس میں ذرہ بھی سچائی نہیں۔

ایک سبق آموز فیصلہ حال میں پٹنہ ہائی کورٹ میں ایک نہایت ہی دلچسپ فیصلہ ہوا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ ریلوے گاڑی کے ایک مسافر نے اس بنا پر زنجیر کھینچکر گاڑی کو روک دیا تھا کہ اس کے کمرہ میں معمولی سے بہت زیادہ مسافر چڑھ آئے تھے۔ اور اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ ریلوے حکام کی نظروں میں گاڑی روکنے کیلئے یہ وجہ کافی نہ تھی چنانچہ اس شخص پر ریلوے کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا۔ اور اسپر عدالت نے جرمانہ بھی کردیا۔ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کئے جانے پر جسٹس جوالا پرشاد نے ابتدائی عدالت کے فیصلہ کو منسوخ کرتے ہوئے یہ رائے قائم کی کہ گاڑی روکنے کی کافی وجہ پیدا ہوگئی۔

غیر ممالک کی خبریں

پارلیمنٹ کا عام انتخاب لندن ۲۴ فروری (انگلشمین کا خاص تار) ٹائمس کا پارلیمنٹری نامہ نگار لکھتا ہے کہ ممبران میں عام خیال یہ ہے کہ پارلیمنٹ کا نیا انتخاب جون میں ہوگا۔

عراق عرب کا نیا کمانڈر انچیف لندن ۲۶ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سر جان ہیگلینڈ سالمینڈ کے سی بی۔ سی ایم۔ جی ہوائی فوج کے افسر کمانڈر ہو چکے ہیں۔ عراق عرب کے کمانڈر انچیف مامور ہونے والے ہیں۔

جنوبی افریقہ کی ہڑتال لندن ۲۷ فروری:۔ جانسبرگ کا تار مظہر ہے کہ ہفتہ مختتمہ میں اسٹرائک کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ علی الصباح ایک دن پولیس اور ہڑتالیوں کے مابین سخت مقابلہ ہوا۔ پولیس والوں نے ہڑتالیوں پر ڈنڈے چلائے شدید دست بدست جنگ ہوتی رہی جس میں دونوں طرف کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے۔ جو لوگ ہڑتال میں شریک نہیں ہوئے ہیں۔ اور خوشی خوشی کام پر جارہے ہیں۔ ان کو بھی متعدد بار ہڑتالی زدوکوب کرچکے ہیں۔ ڈیپلنگ کے پاور اسٹیشن کے قریب کافی مقدار میں ڈائنامیٹ جمع کیا ہوا ملا ہے۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ شہر کو اڑا دینے کی غرض سے اکٹھا کیا گیا تھا۔

جانسبرگ میں ہڑتال کی نازک حالت لندن ۲۶ فروری۔ جانسبرگ کا تار مظہر ہے کہ شہر کی گہری کان کے شیفٹ کے قریب ڈائنامیٹ پھٹنے کے پانچ متواتر حادثے پیش آئے مگر اس کے باعث کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

جرمن کامرشیل مشن کی روانگی ماسکو لندن ۲۳ فروری۔ برلن کا تار مظہر ہے کہ جرمنی کی انجمن صنعت وحرفت نے جرمن کامرشیل مشن میں نمایندے بھیجنے کی غرض سے اپنے ملک کے نہایت مشہور ۱۲ ارکان کو منتخب کیا ہے۔ کامرشیل مشن ماسکو اس غرض سے جاری ہے۔ تاکہ روس کی حالت کا مطالعہ کرے۔

ہندوستان میں بیرونی پارچے کے اضافہ محصول پر ولایت میں مخالفت لندن ۲۷ فروری:۔ جب سے یہ افواہ سنی گئی ہے۔ کہ باہر سے آنے والے کپڑے پر ہندوستان میں ۲۰ فیصدی محصول بڑھا ہے۔ اسوقت سے روئی کی تجارت میں نہایت پراگندگی پیدا ہوگئی ہے۔ دارالعوام کے ممبروں سے تاجروں کے نمایندے آکر گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ تجویز ہوئی ہے کہ اس اضافہ محصول کے جواب میں محصول آبکاری جاری کیا جائے۔ اور وہ اتنا ہو کہ لنکاشائر کے مال پر جو محصول زاید لگایا گیا ہے۔ اسمیں اور اس اضافہ شدہ محصول میں صرف ۴ فیصدی کا فرق رہجائے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ انڈیا آفس پر زور دیا جائے کہ ہندوستان میں اضافہ محصول کی بابت صحیح اطلاع دے۔ تجارت پنبہ کے نمایندوں سے دارالعوام کے ممبران نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی حمایت کرینگے۔

پیرس میں مسجد اور اسلامی دارالعلوم کا افتتاح لنڈن ۲۸ فروری۔ پیرس سے ہاواس کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ جنگ عظیم میں فرانسیسی جھنڈے تلے جو مسلمان سپاہی بہادری کے ساتھ لڑکر مرے تھے۔ ان کی یادگار میں فرانسیسی حکومت نے شہر پیرس کی عطا کردہ زمین پر ایک شاہانہ مسجد اور اسلامی دارالعلوم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج اسکی رسم وقف ادا کی جائیگی جس میں حکومت کے ممبران گورنر جنرل۔ مراکش ترکی سفیر۔ سفیر سلطان مصر۔ ایران۔ افغانستان۔ خراسان اور موری تانیا کے مسلمان نمایندگان شامل ہوں گے۔ فرانس کی مسلم نوآبادیات کے تمام معتمدین اور منیسٹر بھی اس میں شریک ہونگے۔ مسجد عربی فن تعمیر کا ایک عمدہ نمونہ ہوگی۔ اور کالج اسلامی علوم کے لئے وقف ہوگا۔

(باہتمام شیخ محمد عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)